سوال

(349) نکاح میں چھڑی کی موجودگی

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک لڑکا اپنے قصبہ سے برائے شادی شہر میں وارد ہوتا ہے مع ایک عدد لوہے کی چھڑی کے۔ اس چھڑی (لوہے) کے ساتھ نکاح ہوجاتا ہے۔ حاضرین میں کسی نے اعتراض نہیں کیا جب کہ کہا جاتا ہے کہ یہ چھڑی دافع بلیات ہے۔ حالانکہ یہ دقیانوسی خیالات والے مسلمان اکثر ایسا کرتے ہیں۔ معلوم یہ کرنا ہے کہ چھڑی کی موجودگی نکاح میں خلل انداز تو نہیں ہوتی؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بوقت نکاح دولہے کا گانہ سہرا باندھنا اور ہاتھ میں لوہے کی چھڑی لے کر چلنا سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں بلکہ یہ سب امور بدعیہ ہندوانہ رسوم وآثار سے ہیں۔ جن سے اجتناب ضروری ہے حدیث میں ہے:

«من تشبہ بقوم فهو منهم» حسنہ وصححہ البانی صحیح ابی داؤد کتاب اللباس باب فی لبس الشهرة (٤-٣١) الارواء (١٢٦٩) المشكاة (٤٣٤٧)

یعنی ''جس نے کسی قوم سے مشابہت اختیار کی وہ ان سے ہے۔''

بلاریب یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ کہ جنس اور وصف میں اشتراک کی خاص کشش ہوتی ہے جس کا اثر انسانی طبائع پر لازمی طور پر ہوتا ہے چاہے دانستہ ہو یا غیر دانستہ۔ اسی بناء پر ہمیں غیر اقوام کی نقالی سے منع کیا گیا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے امراء اور سپہ سالاروں کو ہمیشہ ہدایات تحریر فرماتے تھے:

''ارتدوا واتزروا وزیلوا بزي العرب الاول''

یعنی ''چدر پہنو تہبند باندھو اور عرب اول کی وضع اختیار کرو۔''

مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو (فتاویٰ اہل حدیث: 3/338۔334) شیخنا محدث روپڑی رحمۃ اللہ علیہ)

خیر بایں ہمہ نکاح تو منعقد ہوجاتا ہے لیکن اس میں خلل واقع ہوجاتا ہے جس سے تائب ہونا ضروری ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص628

محدث فتویٰ